

ز بسکہ مشق تماشا جنوں علامت کے کشاد و لبست مژہ سیلی ندامت ہے  
 نہ جانوں کیونکہ مٹے داغ طعن بد عہدی تجھے کہ آئینہ بھی ورطہ ملامت ہے  
 بے بیچ و تاپ بس، سلک عافیت مت توڑ نگاہ عجز سر رشته سلامت ہے  
 و نامقابل و دعوائے عشق بے بنیاد جنون ساختہ و فصل گل قیامت ہے

۱۔ لغات۔ ز بسکہ : چونکہ۔

کشاد و لبست : کھولنا اور بند کرنا۔

سیلی : تھپڑ۔ طمانچہ

شرح : چونکہ دنیا کو دیکھنا اور عبرت نہیں، بلکہ رغبت کی نظر سے  
 دیکھنا دیوانگی کا نشان ہے، اس لیے پلوں کا کھولنا اور بند کرنا حقیقت میں پشیمانی  
 کا طمانچہ ہے۔

مطلب یہ کہ جو شخص دنیا کو عبرت کی نظر سے دیکھتا ہے، اسے یہاں کی چیزوں  
 سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ وہ سمجھ لے گا کہ سب کچھ عارضی اور فانی ہے اور  
 قدم قدم پر اس کی شہادتیں سامنے آ رہی ہیں اگر اس کے باوجود کوئی شخص دنیا  
 سے رغبت پیدا کرے اور اسے بہ نظر رغبت دیکھے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ پاگل  
 ہے اور پاگل کا علاج یہی ہے کہ اسے طمانچے پڑیں۔ وہ جو دیکھنے کی حالت میں  
 آنکھیں جھپکاتا ہے، وہی اس کے لیے ندامت کا طمانچہ ہے۔

اس سلسلے میں مرزا بیدل کا ایک شعر غالب کے اس شعر کا ماخذ بتایا

جاتا ہے۔

دیدہ را کہ یہ نظارہ دل محرم نیست  
 مژہ برہم زدن از دست تا سَف کم نیست